سوال

کسی مقتول کی جائے قتل پر مصنوعی قبر بنا کے سجانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس صورت مسئلہ میں ایک منقول کے جائے قتل پر یعنی جہاں قتل کیا گیا ہو۔ ایک مصنوعی قبر بنائی جائے پھر اس قبر پر جھنڈے پتھر، جھاڑو اور تبرک کے لیے پانی کا تالاب بھی موجود ہو، نیز اس قبر کے ساتھ ایک مسجد برائے عبادات الٰہی بنائی جائے تو کیا اس مسجد میں نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟ اور اگر اس قبر کو ختم کیا جائے اور باقی اشیاء تبرک موجود ہوں تو پھر اس مسجد میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

لیکن اگر قبر کو بھی ختم کیا جائے اور یہ باقی اشیاء تبرک کو بھی ختم کیا جائے۔ جس کا کوئی نشان باقی نہ رہ جائے اور اس قبر والی جگہ کو بھی مسجد میں شامل کیا جائے کہ قبر کا کوئی نشان نہ رہے تو پھر نماز پڑھنا اس مسجد میں درست ہے یا نا درست؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ قبر اصلی یا مصنوعی اور نقلی وہ بہر حال قبر ہی معلوم ہوتی ہے خصوصاً جب اس پر جھنڈے، پتھر، جھاڑو اور پانی کے تالاب کا اہتمام موجود ہو تو دیکھنے والا اسے بظاہر قبر ہی تصور کرے گا اور قبر کے اوپر یا قبر کے پاس نماز پڑھنا از روئے احادیث صحیحہ منع اور ناجائز ہے۔ چنانچہ حضرت ابو مرثد غنوی سے مروی ہے :

«قال قال رسول اللہ ﷺ لا تصلوا الی القبور ولا تجلسوا علیها» (رواہ الجماعة الا البخاری وابن ماجہ نیل الاوطار ص150 ج2)

یعنی ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ قبروں کی طرف نماز پڑھو اور نہ اوپر بیٹھو۔''

«عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال الارض کلها مسجد الا المقبرة والحمام» رواہ الخمسة الا النسائی. (نیل الاوطار ص148 ج2)

یعنی ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زمین تمام کی تمام مسجد ہے مگر قبرستان اور حمام مسجد نہیں ہے۔''

اور قبروں کے پاس بیٹھ کر عبادت کرنا یہودیوں اور عیسائیوں کا طریقہ ہے جس سے سخت اندازہ میں ممانعت فرمائی گئی ہے :

«عن جندب بن عبد اللہ البجلی قال سمعت رسول اللہ ﷺ قبل ان یموت بخمس وهو یقول الا ان من کان قبلکم کانوا یتخذون القبور مساجد انی انهاکم عن ذلک» (صحیح مسلم ص201 ج1 و نیل الاوطار)

یعنی حضرت جندب بن عبداللہ بجلی کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات سے پانچ روز پہلے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے :اگلے لوگ اپنے انبیاء اور بزرگوں کی قبروں کو مسجد بناتے تھے۔ خبر دار! تم قبروں کو مسجدیں نہ بنانا میں تمہیں اس کام سے منع کرتا ہوں۔''

ان تینوں صحیح احادیث سے معلوم ہواکہ قبرستان اور قبرستان کے پاس بنائی گئی مسجد میں نماز نہیں ہوتی۔ اگر مصنوعی قبر کو اکھاڑ دیا جائے اور باقی خرافات کو قائم رکھا جائے تو پھر بھی اس مسجد میں نماز جائز نہ ہوگی۔ کیونکہ یہ صورت ''تھان'' بن چکی ہے اور تھانوں میں عبادت منع ہے۔ ہاں اگر اس مصنوعی قبر اور متعلقہ تمام خرافات یعنی جھنڈا، جھاڑو اور نام نہاد تبرک کے تمام اثرات اکھاڑ دیئے جائیں اور مسجد کو باقی رکھا جائے تو پھر اس میں نماز بلاشبہ جائز ہوگی۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص134

محدث فتویٰ